



سوال

(121) رکوع اور سجدہ میں تسبیحات کی تعداد

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رکوع میں سجان ربی العظیم تین مرتبہ اور سجدہ میں سجان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ، جس روایت میں ہے اس کے متعلق امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس روایت کی سند متصل نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرنے والے عون بن عبداللہ ہیں جن کی ملاقات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے تو کیا رکوع اور سجدہ میں مندرجہ بالا تسبیحات پڑھنی چاہیے یا نہیں؟ وضاحت فرمادیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سجان ربی العظیم اور سجدہ میں سجان ربی الاعلیٰ پڑھتے۔ [1]

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو رکوع اور سجدے میں تین تین بار پڑھتے۔ [2] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: **فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **”اسے اپنے رکوع میں اختیار کرو۔“** (یعنی سجان ربی العظیم رکوع میں پڑھو) اور جب **سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ** نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **”اسے اپنے سجدہ میں اختیار کرو۔“** (یعنی سجدہ میں سجان ربی الاعلیٰ پڑھو) [3]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے متعلق واقعی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے سوال میں ذکر کردہ تبصرہ کیا ہے کہ اس کی سند متصل نہیں ہے۔ [4]

اس تبصرہ کے باوجود لکھتے ہیں کہ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ سجدہ اور رکوع میں کم از کم تین تسبیحات ضرور لکھتے ہیں لہذا اس سے کم تعداد اختیار نہ کرے [5]

ان تسبیحات کے پڑھنے کے متعلق حضرت ابو بکر، حضرت جعیر بن مطعم، حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہم سے احادیث مروی ہیں جنہیں علامہ بیہقی نے بیان کیا ہے۔ [6] مولانا عبید اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان احادیث میں انفرادی طور پر کچھ کلام ہے تاہم کثرت طرق سے انہیں تقویت پہنچتی ہے اور وہ ایک دوسرے کو مضبوط کر دیتی ہیں لہذا مجموعی طور پر قابل حجت ہیں اور مطلوب کے لیے دلیل بن سکتی ہیں۔ [7]

ہمارے رجحان کے مطابق سجان ربی العظیم کو رکوع میں اور سجان ربی الاعلیٰ کو سجدہ میں پڑھا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے اور ان تسبیحات کی تعداد کم از کم تین ہونی چاہیے جیسا کہ دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے اور ترمذی کی روایت بھی کثرت طرق کی بناء پر حسن درجہ کی ہے اور اس پر عمل کرنے میں

کوئی حرج نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] صحیح مسلم، صلوٰۃ المسافرین: ۴۴۲۔

[2] ابن ماجہ، اقامتہ الصلوٰۃ: ۸۸۸۔

[3] ابن ماجہ، اقامتہ الصلوٰۃ: ۸۸۴۔

[4] ترمذی، ابواب الصلوٰۃ: ۲۶۱۔

[5] حوالہ مذکور۔

[6] مجمع الزوائد، ص: ۱۲۸، ج ۲۔

[7] مرعاة المفاتیح ص: ۲۳۵، ج ۲۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 3- صفحہ نمبر 127

محدث فتویٰ